E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Macroeconomics**

Module Name/Title : **National Income and it's Measurement**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM / Fasalurahman P.K.
PRESENTATION	Fasalurahman P.K.
PRODUCER	Dr. Mir Hashmath Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 6 قومی آمدنی اور اس کا تخمینہ

National Income and Its Measurement

Contents عنوانات

Aims and Objectives	اغراض و مقاصد	6.0
Introduction	تمہید	6.1
Definition of National Income	قومی آمدنی کی تعریف	6.2
Circular Flow of Income	آمدنی کا دائری بہاؤ	6.3
Approaches to Measurement of National Income	قومی آمدنی کے تخمینے کے طریقے	6.4
Product Approach	پیداوار کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ	6.4.1
Income Approach	آمدنی کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ	6.4.2
Expenditure Approach	خرچ کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ	6.4.3
A Family of Income Concepts	قومی آمدنی خاندان کے مختلف تصورات	6.5
Problems in Measurement of National Income	قومی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلے میں حائل مشکلات	6.6
Demarcation of Productive Activity	پیداوار مصروفیات کی حد	6.6.1
Treatment of Non-marketed Output	غیر بازاری پیداوار کی شماریات کی مشکلات سے نمٹنا	6.6.2
Distinction between Final and Intermediate Goods	تیار اور نامکمل اشیا کے مابین فرق	6.6.3
Comparison of National Income Estimates Over Time	قومی آمدنی کے تخمینہ کا مختلف مدتوں کے تحت تقابل	6.7
Comparison of National Income Estimates Across Countries	قومی آمدنی کے تخمینوں کا دیگر ممالک سے تقابل	6.8
National Income and Economic Welfare	قومی آمدنی اور معاشی فلاح	6.9
Potential Versus Actual Income	امکانی اور حقیقی آمدنی	6.10
Summing Up	خلاصہ	6.11
Model Examination Questions	نمونہ امتحانی سوالات	6.12
Suggested Books	سفارش کردہ کتابیں	6.13

6.0 اغراض و مقاصد Aims and Objectives

اس اکائی میں قومی آمدنی کے مختلف تصورات اور اس کے تخمینہ کے مختلف طریقوں کی جانچ اور اس میں حائل مشکلات سے بحث کی گئی ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

☆ قومی آمدنی کے مختلف تصورات کی تعریف کرسکیں
☆ قومی آمدنی کے تجزیہ میں استعمال کردہ مختلف اصطلاحات کی شناخت کرسکیں
☆ آمدنی کے دائری بہاؤ کی تشریح کرسکیں
☆ قومی آمدنی، تخمینوں کے تینوں طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے قومی آمدنی کے اعداد و شمار حاصل کرسکیں
☆ قومی آمدنی کے تخمینے کا مختلف مدتوں کے دوران دوسرے ممالک سے تقابل کرسکیں
☆ قومی آمدنی اور معاشی فلاح کے باہمی تعلق کا خاکہ پیش کرسکیں۔

6.1 تمہید Introduction

معاشیین عام طورپر دنیا کے ممالک کی زمرہ بندی کے سلسلہ میں امیر اور غریب ملک کی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں ۔ اسی طرح چند ممالک کو تیز ترقی کرنے والے ممالک کے زمرہ میں شامل کیا جاتا ہے تو چند ممالک کو سست رفتار سے ترقی کرنے والے زمرہ میں شامل کیا جاتا ہے ۔ لیکن کسی ملک کی مجموعی معیشت کی کارکردگی کی سطح کو سمجھے بغیر ہم اس طرح کی درجہ بندی نہیں کرسکتے کیوں کہ ملک کا معاشی نظام یا معیشت زیادہ پیچیدہ نوعیت پر مشتمل ہوتی ہے یعنی اشیا اور خدمات کی پیداوار میں تنوع پایا جاتا ہے ۔ دوسرے الفاظ میں کسی بھی معیشت کے رویہ کو سمجھنے کے لیے ہمیں چند(Indicators) یعنی اظہاریوں کی ضرورت پڑتی ہے ۔اور معیشت کی کارکردگی کی پیمائش کے لیے ان کو استعمال کرنا پڑتا ہے چوں کہ قومی آمدنی کے اعداد و شمار کسی بھی معیشت کی کارکردگی کی پیمائش کا اہم وسیلہ ہوتے ہیں لہذا معاشی ماہرین قومی آمدنی کی بنیاد ہی پر کسی بھی معیشت کی کارکردگی کی پیمائش کرتے ہیں ۔

عام طورپر کسی بھی ملک کی قومی آمدنی کو قوم کی جملہ آمدنی سمجھا جاتا ہے ۔ یعنی کسی شخص کی آمدنی کی طرح قوم کی آمدنی کو بھی ان ہی معنی میں لیا جاتا ہے بہر حال قومی آمدنی کا تصور اتنا آسان نہیں ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ۔ کیوں کہ ہم کسی ایک شخص کی تمام آمدنی کو کسی ملک کی قومی آمدنی سے قیاس نہیں کرسکتے ۔ اسی طرح قومی آمدنی کے اعداد و شمار میں کچھ انفرادی آمدنیوں کو بھی شامل نہیں کیا جاتا ۔ اسی لیے قومی آمدنی کے تصورات خاص توجہ کے طالب ہوتے ہیں ۔ اس کے علاوہ کئی ایسے تصورات بھی ہیں جو قومی آمدنی سے قریبی تعلق رکھتے ہیں ۔ ان معاشی تصورات کا معاشی کارکردگی پر مجموعی اثر پڑتا ہے ہے لہذا ان تصورات کے معاشی کارکردگی پر ہونے والے مجموعی اثرات ثوات کو سمجھنے کے لیے ان تصورات کا بھی جاننا ضروری ہے، جو مختلف معاشی پالیسیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔

6.2 تعریف Definition

معیشت میں تیار اشیا اور خدمات کے سالانہ بہاؤ کی زری قدر کو قومی آمدنی کہتے ہیں ۔ اس تعریف کے بعض پہلوؤں کی چھان بین ضروری ہے ۔ پہلے اس بات کو ظاہر کرنا چاہیے کہ اس تصور کا تعلق قدر سے ہے چوں کہ معیشت میں پیداکردہ اشیا اور خدمات کی مقدار کو قومی آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے جو ہم جنس نوعیت کی نہیں ہوتیں اس لیے ان کی طبعی مقداروں کا مجموعہ نہیں کیا جاسکتا ۔ لہذا زر کے پیمانہ کے استعمال سے ان متفرق پیداواروں کو اور ان کے اعداد و شمار کو جمع کیا جاتا ہے ۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ قومی آمدنی کا تصور بہاؤ کے تصور کے ساتھ وابستہ ہے ۔ جو دی ہوئی مدت میں مقدار پیداوار کو ظاہر کرتا ہے ۔

قومی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلہ میں عام طور پر ایک سال کی مدت کو اکائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔لہذا قومی آمدنی سے مراد کسی مخصوص سال میں پیدا کردہ اشیا اور خدمات کی زری قدر سے ہے ۔ اسی لیے قومی آمدنی سی مخصوص سال کے اندر پیدا کی جانے والی تیار اشیا اور خدمات کی زری قدر کو ظاہر کرتی ہے ۔ ہمیں لفظ تیار شئے یعنی (Final Good) کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کیوں کہ قومی آمدنی کا اندازہ کرنے کے سلسلہ میں مخصوص سال کے تحت پیدا کردہ تمام اشیا اور خدمات پر غور نہیں کیا جاتا۔ بلکہ صرف تیار اشیا اور خدمات اور ان کی مقدار پر ہی غور کیا جاتا ہے ۔ ایسی اشیا جو دوسری اشیا پیدا کرنے کے سلسلہ میں استعمال کی جاتی ہیں ۔ انہیں ہم درمیانی اشیا کہتے ہیں مثلاً گیہوں کا استعمال روٹی کی پیدائش میں درمیانی شئے کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس لحاظ سے روٹی تیار شئے (Final Good) کہلاتی ہے یعنی اس تیار یا مکمل شئے کو مزید پیداوار کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ۔ لیکن شئے کی درمیانی صورت اور شئے کی تیار شکل کے درمیان درجہ بندی یا فرق نہایت مشکل ہے ۔ کیوں کہ اس کا کچھ حصہ درمیانی شئے اور کچھ حصہ تیار شئے کی طرح استعمال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً جب گیہوں کو روٹی کی تیاری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو گیہوں درمیانی شئے کہلائیگی اور جب اس شئے کو صرف کیا جاتا ہے تو یہ تیار شئے یعنی (Final Good) کہلاتی ہے ۔ عمل پیداوار میں استعمال کردہ گیہوں ، شکر وغیرہ کی قدر روٹی کی قدر میں شامل رہتی ہے ۔ اگر ہم روٹی کی قدر کے ساتھ گیہوں کی قدر کو بھی جمع کریں تو ایسا شماریات کا یہ طریقہ غلط نتائج برآمد کرتا ہے کیوں کہ یہ دوہری گنتی پر مبنی ہے ۔ لہذا دوہری گنتی کو ترک کرنے کی خاطر ہم صرف تیار اشیا اور خدمات یعنی (Final Good) کی قدر ہی کو جمع کرتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1- قومی آمدنی کی تعریف کیجیے ۔

6.3 آمدنی کا دائری بہاؤ Circular Flow of Income

دور جدید کی معیشت میں بے شمار معاشی اکائیوں کے درمیان تعلقات کا ایک جال پایا جاتا ہے ۔مثلاً جملہ پیداوار آمدنی اور خرچ کے درمیان تعلق ہوتا ہے ۔ ان تعلقات کو آسانی کے ساتھ آمدنی کے دائری بہاؤ سے ظاہر کیا جاسکتا ہے ۔ ان تصورات کو سمجھنے کے لیے ہم ایک سادہ فرضی معیشت پر غور کرتے ہیں ۔ جس میں دو شعبے پائے جاتے ہیں ۔ پہلا شعبہ کاروباری شعبہ پر تو دوسرا شعبہ گھریلو شعبہ پر مشتمل ہے ۔ کاروباری شعبہ عاملین پیداوار کو برسر روزگار کرتا ہے ۔ اشیا کی پیدائش فروخت کے لیے کی جاتی ہے ۔ گھریلو شعبہ عاملین پیدائش پر مشتمل ہے یعنی یہ شعبہ عاملین پیدائش کی خدمات کی رسد فراہم کرتا ہے اور کاروباری شعبہ کی پیداوار کو صرف کرتا ہے ۔ گھریلو شعبہ کے معاشی کارندوں کو ہم صارفین کا نام دیتے ہیں ۔ جب کے کاروباری شعبہ میں ان کو پیداکار کہا جاتا ہے ۔

ان دونوں شعبوں کے درمیان دو قسم کے تبادلے انجام پاتے ہیں ۔ سب سے پہلے تو گھریلو شعبہ کاروباری شعبے کو عاملین پیدائش کی خدمات مہیا کرتا ہے اور اس کے معاوضے میں کاروباری شعبہ سے اشیا اور خدمات حاصل کرتا ہے ۔ یہ بہاؤ معیاری نوعیت کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا توازن قائم رکھتے ہیں ۔ گھریلو عاملین پیدائش کو خدمات کی انجام دہی کے معاوضہ میں تجارتی شعبے سے آمدنی حاصل ہوتی ہے ۔ اس آمدنی کو یہ شعبہ خرچ کی صورت میں تجارتی شعبہ کو واپس کرتا ہے ایسے طرز عمل کو بہاؤ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے ۔ اس بہاؤ کے نقشہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زری بہاؤ اور حقیقی بہاؤ متضاد سمت میں پائے جاتے ہیں ۔ یہ تضاد اس لیے پایا جاتا ہے کہ کاروباری شعبہ جب گھریلو شعبہ کو اشیا اور خدمات کی رسد فراہم کرتا ہے تو اس شعبہ کو ان اشیااور خدمات کی فروخت کے معاوضہ میں گھریلو شعبہ سے زر حاصل ہوتا ہے ۔

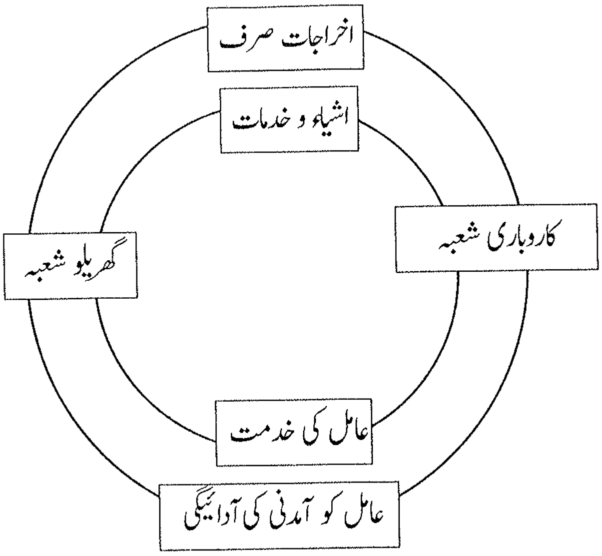

شکل 6.1 آمدنی کا دائری بہاؤ

اس مثالی معیشت کا تجزیہ بہت ہی سادہ طرز کی صورت کو پیش کرتا ہے ۔ اور فرضی نوعیت پر مشتمل ہے حالانکہ حقیقی دنیا اور اس کے حالات نہایت پیچیدہ ہیں اور نظام معیشت بھی نہایت ہی پیچیدہ قسم کا ہوتا ہے ۔ جس کی وجوہات درجہ ذیل ہیں سب سے پہلے تو یہ فرض کرنا پڑتا ہے کہ یہ مثالی معیشت بیرونی دنیا سے کوئی معاشی تعلقات نہیں رکھتی ۔ لہذا ایسی معیشت کو بند معیشت یعنی (Closed Economy) کہتے ہیں ۔ حالانکہ حقیقت میں دنیا تمام کی معیشتیں کم و بیش کھلی معیشت (Open Economy) کی حیثیت رکھتی ہیں ۔

دوسرا مفروضہ یہ ہے کہ حکومت کا عمل یعنی حکومتی خرچ یا محاصل بھی نہیں پائے جاتے ۔

تیسرا مفروضہ یہ ہے کہ پیداوار کا عمل صرف تجارتی شعبہ سے وابستہ ہے ۔لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ حکومت بھی عمل پیداوار اور معاشی کاروبار میں حصہ لیتی ہے ۔

چوتھا مفروضہ یہ ہے کہ صارفین اپنی تمام آمدنی کو اخراجات کی شکل میں خرچ کردیتے ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں گھریلو پس اندازی کا کوئی تصور نہیں ہے ۔

آخری مفروضہ یہ ہے کہ پیداکنندے اپنی تمام مقدار پیداوار کو فروخت کردیتے ہیں ۔ اور کاروباری شعبہ میں ذخیرہ نہیں پایا جاتا ۔

ان مفروضوں کے تحت مقدار پیداوار فروخت کے برابر اور آمدنی خرچ یا صرف کے برابر قرار پاتی ہے ۔

اس طرح یہ دائری عمل مکمل ہوتا ہے اور اس دائری عمل کے جاری رہنے کا رجحان اس وقت تک پایا جاتا ہے جب تک کہ معیشت میں بیرونی عناصر مداخلت نہیں کرتے ۔ اگر ہم اس مثالی معیشت میں سے چند مفروضات کو حذف بھی کردیں تو دائری بہاؤ کی بنیادی ساخت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ۔

اگر ہم اس مثالی معیشت میں حکومتی شعبہ کو بغیر کسی پیداواری مصروفیت کے شامل کرتے ہیں اور یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ گھریلو شعبہ کی آمدنی کا کچھ حصہ بچا لیا جاتا ہے ۔ تو اب اس مثالی معیشت میں تعلقات نہایت پیچیدہ نوعیت کے ہوجاتے ہیں ۔ جس کو 6.2 شکل میں پیش کیا گیا ہے ۔

B.NO.020

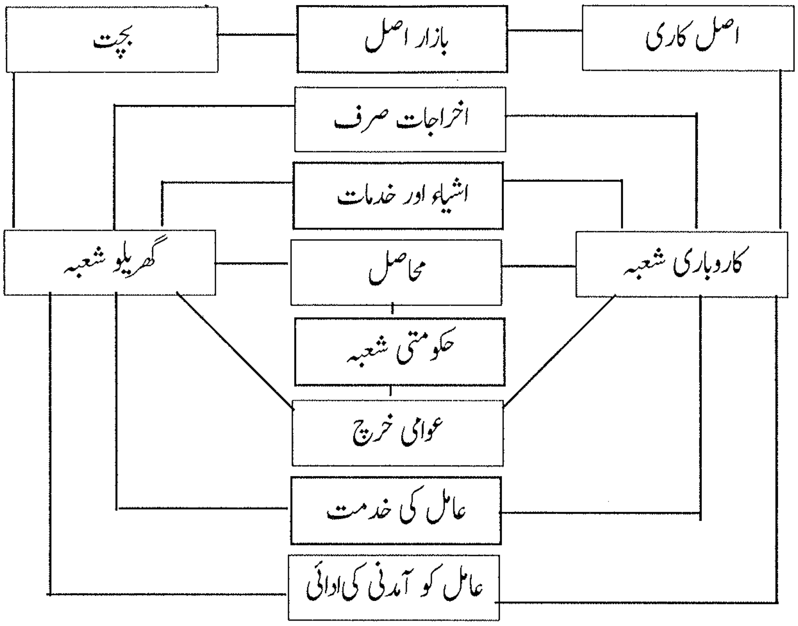

شکل 6.2 آمدنی کا دائری بہاؤ

اس نئی صورت حال میں گھریلو بچتیں کاروباری شعبہ میں اصل کے طورپر استعمال ہوں گی ۔ مزید یہ کہ حکومتی شعبے کو محاصل کی شکل میں آمدنی حاصل ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ گھریلو شعبہ اور کچھ حصہ کاروباری شعبہ کو حاصل ہوتا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

-2 آمدنی کے دائری بہاؤ کی تشریح کیجیے ۔

6.4 قومی آمدنی کے تخمینے کے طریقے

Appoaches to Measurement of National Income

آمدنی کے دائری بہاؤ پر تین طریقوں سے غور کیا جاسکتا ہے ۔یعنی پیداوار سے آمدنی حاصل ہوتی ہے اور اس عمل کے نتیجہ میں خرچ یا صرف کا مرحلہ پیدا ہوتا ہے لہذا قومی آمدنی کا تخمینہ پیداوار یا آمدنی یا خرچ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے ان تینوں طریقوں کے تخمینوں کے نتیجہ میں اعداد و شمار یعنی قدر میں یکسانیت پائی جاتی ہے ۔ آمدنی کے بہاؤ کے ان متبادل طریقوں پر نظر کی جائے تو ہم انہیں پیداوار کا طریقہ، آمدنی کا طریقہ طریقہ اور خرچ کے طریقہ کا نام دے سکتے ہیں ۔

6.4.1 پیداوار کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ Product Approaches

جدید معیشت میں قومی آمدنی تیار پیدا وار یعنی (Final Goods) کی بڑی مقدار جیسے (سیب ، روٹی ، شرٹ ، کرسی وغیرہ) اور خدمات جیسے (طبی ، قانونی ، تعلیمی ، گھریلو) وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے ۔ ہم دیئے ہوئے سال میں تیار اشیا یعنی (Final Good) کی مقدار کو $Q_1, Q_2 ...... Q_3$ سے ظاہر کرتے ہیں اور ان اشیا اور خدمات کی متعلقہ بازاری قیمتوں کو $P_1, P_2 .... P_N$ سے

ظاہر کرسکتے ہیں ۔ اب پیداوار کی بنیاد کے طریقہ کے مطابق قومی آمدنی کا مجموعہ تیار اشیا اور خدمات کی قدر کے سالانہ بہاؤ اور ان کی بازاری قیمت کے مجموعہ کے برابر ہوتا ہے ۔

یعنی
$$P_1Q_1 + P_2Q_2 + ... + P_nQ_n = \sum_{i=1}^{n} P_1Q_1$$

6.4.2 آمدنی کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ Income Approach

اس طریقہ کے مطابق قومی آمدنی عاملین کی پیدا کردہ کمائی کی کل قدر کے مساوی ہوتی ہے۔شعبہ کی تیار پیداوار (Final Good)کی قدر کا تعلق عاملین پیداوار کی آمدنیوں سے ہوتا ہے ۔ جیسے لگان ، اجرت ، سود ، منافع ۔ اس طرح تمام اشیا اور خدمات کے صلے میں عاملین پیداوار کی کمائی ہوئی آمدنیوں کو جمع کرلیا جائے تو جو شمار حاصل ہوگا وہ قومی آمدنی کہلائے گا ۔

$$P_1Q_1 + P_2Q_2 + ... + P_nQ_n$$
$$= (R_1 + ... + R_n) + (W_1 + ... + W_n)$$
$$+ (I_1 + ... + I_n) + (Pr_1 + ... Pr_n)$$

6.4.3 خرچ کی بنیاد پر تخمینہ کا طریقہ Expenditure Approach

قومی آمدنی کا تخمینہ تیار اشیا اور خدمات پر کیے گئے جملہ اخراجات کو جمع کرنے ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ اس طریقہ کے تحت تین اہم شعبوں کے اخراجات صرف کو جمع کرتے ہیں ۔ یعنی گھریلو شعبہ ،کاروباری شعبہ اور حکومتی شعبہ کے اخراجات صرف کے مجموعہ کو قومی آمدنی کہتے ہیں ۔

مذکورہ تینوں طریقوں کے استعمال سے یکساں نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔ جس کا ثبوت دائری بہاؤ کی شکل سے ملتا ہے ۔ مثلاً پیداوار کی بنیاد کا طریقہ یا خرچ کی بنیاد کا طریقہ اختیار کرتے ہیں تو ہم دائری بہاؤ کے اوپری حصہ کے تحت قومی آمدنی کا تخمینہ کررہے ہیں ۔ اگر ہم آمدنی کی بنیاد کا طریقہ اختیار کرتے ہیں تو دائری بہاؤ کے نچلے آدھے حصہ کا تخمینہ کیا جارہا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

3- قومی آمدنی کے تخمینے کے طریقے بیان کیجیے ۔

6.5 قومی آمدنی خاندان کے مختلف تصورات A Family of Income Concepts

---

پچھلے مباحث سے یہ معلوم ہوا کہ قومی آمدنی کو قدر کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے ۔ یعنی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلہ میں اشیا اور خدمات کی قیمتوں کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس سلسلہ میں ہم دو طرح کی قیمتوں کے درمیان فرق کرسکتے ہیں ۔ پہلی طرح کی قیمتوں کا تعلق بازار میں مروجہ قیمتوں سے ہوتا ہے ۔ جن کو بازار کی قیمتیں کہتے ہیں ان قیمتوں میں درمیانی پیداوار کی لاگت ابتدائی عوامل جیسے زمین ، محنت ، اصل اور تنظیم سے تعلق رکھتی ہے ۔ ان میں ادائیوں اور بالواسطہ محاصل کے ساتھ مالی امداد بھی شامل کی جاتی ہے ۔ ان بازاری قیمتوں کی بنیاد پر حاصل کردہ آمدنی کو بازاری قیمتوں کی بنیاد پر قومی آمدنی National

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34 * IMC LIBRARY

Income at Market Prices کہا جاتا ہے۔

اب رہا دوسری قسم کی قیمتوں کا طریقہ تو اگر خالص بالواسطہ محاصل کے حصہ یعنی بالواسطہ محاصل منفی مالی امداد کو بازاری قیمتوں سے علحدہ کردیں تو ہم دوسری طرح کی قیمتوں کے اعداد و شمار حاصل کرسکتے ہیں جنہیں ہم عاملین کی لاگت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس طرح عامل کی لاگت کی بنیاد پر قومی آمدنی کے شماریات حاصل ہوتے ہیں انہیں ہم قومی آمدنی عاملین کی لاگت کی بنیاد پر National Income at Factors Cost کہتے ہیں۔ لہذا بازاری قیمت کی بنیاد پر قومی آمدنی اور عاملین کی لاگت پر حاصلہ قومی آمدنی کے درمیان بالواسطہ خالص محاصل کی شمولیت کی وجہ سے فرق کیا جاتا ہے۔

بازاری قیمتوں پر قومی آمدنی = عاملین کی لاگت پر حاصلہ قومی آمدنی + خالص بالواسطہ محاصل

قومی آمدنی کے تجزیہ کے سلسلہ میں دوسرا اہم فرق خام آمدنی (Gross Income) اور خالص آمدنی (Net Income) کی بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عاملین پیداوار کی جملہ حاصل کردہ آمدنیوں سے قومی آمدنی کا شمار حاصل ہوتا ہے اور ان عاملین پیداوار میں اصل بھی ایک عامل پیداوار کی حیثیت رکھتا ہے کیوں کہ عمل پیدائش میں اصل استعمال کیا جاتا ہے۔ دوران استعمال اصل گھستا پیٹتا ہے جس کو ہم فرسودگی Depriciation کہتے ہیں۔ معیشت میں اصل کی سطح کی برقراری کے لیے اصل کاری کی جاتی ہے۔ تاکہ استعمال کردہ اصل کی فرسودگی کی پابجائی کی جاسکے۔ اس لیے جملہ آمدنی میں سے اخراجات فرسودگی کو علحدہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسا عمل روایتی طریقہ کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے حاصل کردہ آمدنی خالص قومی آمدنی Net National Income کہلاتی ہے۔ اگر ہم قومی آمدنی میں سے اخراجات فرسودگی کو علحدہ نہیں کرتے ہیں تو ایسی آمدنی کو خام قومی آمدنی Gross National Income کہتے ہیں۔ اس طرح خام قومی آمدنی اور خالص قومی آمدنی کے اعداد و شمار میں اخراجات فرسودگی کی وجہ سے فرق کیا جاتا ہے۔

خام قومی آمدنی = خالص قومی آمدنی + فرسودگی

آمدنی کو دو اہم تصورات کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔ ایک تصور کا تعلق گھریلو آمدنی Domestic Product سے ہے تو دوسرے تصور کا تعلق قومی آمدنی سے ہے۔ گھریلو آمدنی سے مراد ایسی آمدنی جو اندرون ملک پیدا کی جاتی ہے۔ یہ آمدنی ملک کے جغرافیائی حدود کے اندر کی جانے والی معاشی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس آمدنی کا کچھ حصہ دوسرے ممالک کو روانہ کیا جاسکتا ہے۔ دیگر ممالک جب اس ملک کے عاملین پیداوار پر مالکانہ حقوق رکھتے ہیں تو اس صورت میں انہیں اس ملک کی قومی آمدنی کا کچھ حصہ حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح سے گھریلو آمدنی میں سے ممالک غیر کو بھیجی جانے والی آمدنی کو منہا کردیا جائے اور ممالک غیر سے آنے والی آمدنیوں کو جمع کرلیا جائے تو قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اس فرق کو جاننے کے بعد ہم قومی آمدنی کے مزید آٹھ نئے تصورات اخذ کرسکتے ہیں جو دو زمروں پر مشتمل ہیں۔

زمرہ A	زمرہ B
قسم اول بازاری قیمتوں پر خام قومی پیداوار G.N.P at Market Prices 2بازاری قیمتوں پر خالص قومی پیداوار N.N.P At Market Prices	1-بازاری قیمتوں پر خام گھریلو پیداوار G.D.P at Market Prices 2بازاری قیمتوں پر خالص گھریلو پیداوار N.D.P At Market Prices
قسم دوم عامل پیداوار کی لاگت پر خالص قومی پیداوار G.N.P at Factor Cost 2-عامل پیداوار کی لاگت پر خالص گھریلو قومی پیداوار N.N.P at Factor Cost	عامل پیداوار کی لاگت پر خام گھریلو پیداوار G.D.P at Factor Cost 2-عامل پیداوار کی لاگت پر خالص گھریلو پیداوار N.D.P at Factor Cost

زمرہ A اور زمرہ B کے درمیان فرق کی بنیاد باہر سے حاصل کردہ خالص آمدنی پر ہے ۔ قسم اول اور قسم دوم کے درمیان فرق خالص بالواسطہ محاصل (بالواسطہ محاصل - مالی رعایت) کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ ہر قسم کے دو تصورات کے درمیان فرق اخراجات فرسودگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔

مذکورہ بالا قومی آمدنی کے آٹھ تصورات گھریلو شعبہ کو حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں کچھ معلومات فراہم نہیں کرتے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ آمدنی کا ایک حصہ جو عاملین پیدائش کو حاصل ہوا ہے اس کو افراد کے درمیان ادا نہیں کیا گیا ہے ۔ یعنی ان عاملین پیدائش کے مالکان کو یہ حصہ نہیں دیا گیا ہے ۔ مثلاً کارپوریٹ محاصل اور غیر تقسیم شدہ منافع عاملین پیدائش کے مالکین کی آمدنی میں شامل نہیں ہوتے دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض افراد کو حقیقی طور پر کچھ آمدنیاں حاصل ہوجاتی ہیں یہ آمدنیاں جاریہ سال میں عامل کی خدمات کا معاوضہ نہیں ۔اس قسم کی آمدنیاں تحفے ، وظائف اور امدادی ادائیوں کے ساتھ دوسری فلاحی ادائیوں پر مشتمل ہوتی ہیں ۔ ایسی ادائیوں کو تبادلہ ادائیاں کہتے ہیں ۔ جو شخص کو تو آمدنی کی شکل میں حاصل ہوتی ہیں لیکن گھریلو شعبہ کو حاصل نہیں ہوتی ۔ اسی لیے اس میں تبادلہ ادائیوں کو جمع کیا جاتا ہے ۔

شخصی آمدنی = عامل کی لاگت پر خالص قومی پیداوار

= غیر تقسیم شدہ منافع

= تجارتی محاصل

= تبادلہ ادائیاں

آمدنی کا ایک اور تصور بھی ہے یعنی کُل شخصی آمدنی کو افراد استعمال نہیں کرسکتے کیوں کہ افراد کی آمدنیوں پر شخصی محاصل بھی عائد ہوتے ہیں ۔ لہٰذا شخصی آمدنی میں سے شخصی محاصل کو منہا کرنے کے بعد بچ رہنے والی آمدنی کو قابل صرف آمدنی کہتے ہیں ۔ یہ قابل صرف آمدنی اب صرف یا پس اندازی کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے ۔ لہٰذا

قابل صرف آمدنی = شخصی آمدنی - شخصی محاصل + صرف + پس اندازی

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

4- بازاری قیمت پر قومی آمدنی کی تعریف کیجیے ۔

5- فرسودگی سے کیامراد ہے؟

6- شخصی آمدنی اور قابل صرف آمدنی کی تشریح کیجیے ۔

6.6 قومی آمدنی کے تخمینے میں حائل مسائل

Problems in Measurement of National Income

قومی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلہ میں کئی قسم کی تصوراتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ یہ مشکلات اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب ہم پیداوار مصروفیات کی حد بندی اور غیر بازاری پیداوار کے اندازے قائم کرتے ہیں ۔ اور ساتھ ساتھ درمیانی قسم کی اشیا (جو زیر پیدائش ہیں) اور تیار اشیا جو صرف کے قابل ہیں کے درمیان فرق کرتے ہیں ۔ اب ہم ان تینوں اقسام کی مشکلات پر غور کررہے ہیں ۔

6.6.1 پیداوار مصروفیات کی حد بندی یا تعین Demarcation of Productive Activity

قومی آمدنی کے شماریات کو جمع کرتے وقت اس بات کا تصفیہ کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں کن اقسام کی مصروفیات کو شامل کرنا چاہیے اور کن اقسام کی مصروفیات کو حذف کرنا چاہیے۔ اگر ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ صرف پیداآور مصروفیات کو ہی شمار کیا جائے تو پیداوار مصروفیت کی تعریف کرنی ضروری ہے پیداوار مصروفیت کی تعریف کچھ اس طرح کی جاسکتی ہے۔ وسائل نئش کمیاب ہیں جن سے ہم اشیا اور خدمات پیدا کرتے ہیں جن سے انسانی احتیاجات کی تشفی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں تمام کی معاشی مصروفیات کو جس کے نتیجہ میں انسانی حاجتوں کی تشفی عمل میں آتی ہے شامل کیا جاسکتا ہے لیکن ایسے طریقہ سے معنی خیز تخمینہ کی طرف رہنمائی نہیں ہوتی اسی لیے معاشی مصروفیات کے مابین حد بندی کی جاتی ہے۔ اور قومی آمدنی کے تخمینہ میں صِرف پیداآور کاموں کو ہی شامل کیا جاتا ہے۔ اور غیر پیداآور کام قومی آمدنی کے تخمینہ میں شامل نہیں کئے جاتے۔

عام اصول کے تحت تمام اقسام کی مصروفیات جس کے نتیجہ میں قابل فروخت اشیا اور خدمات پیدا کی جاتی ہیں انہیں ہم قومی آمدنی کے تخمینہ میں شامل کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ بازار کا ادارہ پیداآور اور غیر پیداآور مصروفیات میں فرق کرنے میں مددگار نہیں۔ جہاں تک ترقی یافتہ ملک اور ترقی پذیر ملک کا تعلق ہے ایسی مصروفیات میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں اشیا اپنے ذاتی صَرف کے لیے ہی پیدا کی جاتی ہیں۔

پیداآور اور غیر پیداآور مصروفیت کے درمیان حد بندی بذات خود منطق کی روایات پر مبنی ہے مثلاً والدین جب اپنے بچوں کو جیب خرچ کے طور پر رقم دیتے ہیں اور بچے اس رقم کے بدلے میں والدین کے سیکلوں کی صفائی کا کام انجام دیتے ہیں تو ایسی صورت میں ان بچوں کی اس خدمت کو قومی آمدنی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ یہ شخصی خدمات گھریلو شعبوں میں انجام دی گئی ہیں۔ اس کے برعکس اگر یہی بچے اخبار بیچ کر آمدنی حاصل کرتے ہیں تو اس خدمت کو قومی آمدنی کے اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔

گھریلو خدمات کی قیمت کا طریقہ پیچیدگیوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی لیے رسمی طور پر شوہر کی خدمات بیوی کے لیے بیوی کی خدمات شوہر کے لیے ہوں تو ان خدمات کو قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کے برعکس باورچی کی خدمات کو قومی آمدنی میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگر اتفاق سے باورچی بعد میں بیوی بن جائے قومی آمدنی میں کمی واقع ہوگی۔ اسی طرح بیویوں کا ایک گروپ باقاعدہ طور پر دوسروں کے لیے کھانا تیار کرتا ہے تو قومی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں معیشت میں سالانہ پیداوار کے بہاؤ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ لیکن قومی آمدنی کے اعداد و شمار میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

تمام طرح کی گھریلو مصروفیات کو قومی آمدنی کے اعداد و شمار میں شامل نہ کرنے کا عام عمل منطق کی بہ نسبت رسمی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی ملک کی سماجی و تہذیبی ساخت میں جب تک بیوی کی خدمات کے بارے میں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں اس مخصوص مدت تک ان خدمات کو قومی آمدنی میں شامل کرنے یا حذف کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن قومی آمدنی کے بین الاقوامی تقابل یا اسی ملک کی آمدنی کے طویل مدتی تقابل میں مشکلات ضرور پیش آتی ہیں۔

6.6.2 غیر بازاری پیداوار کی شماریات کی مشکلات سے نمٹنا

Treatment of Non-marketed Output

اصولی طور پر قومی آمدنی کی شماریات میں صِرف بازاری مصروفیات کو ہی شامل کیا جاتا ہے لیکن اس سلسلہ میں بھی کئی مثنسیات ہیں جہاں کچھ غیر بازاری پیداوار کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً چھوٹے اور متوسط کسانوں کی پیداوار کا بڑا حصہ ذاتی صرف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح مالک زمین کے اپنے گھر سکونت پذیر ہونے کے باوجود اس کے لگان کو قومی آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل پر نفع یا نقصان کو قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ غیر بازاری پیداوار کو قومی آمدنی میں شامل کیا

جائے یا نہ کیا جائے زیر بحث نہیں بلکہ غیر بازاری پیداوار کی اشیا کی قدر کی پیمائش کے شماریاتی طریقے معرض بحث ہیں۔

6.6.3 تیار اور نامکمل (درمیانی) اشیا کے مابین فرق

Distinction Between Final and Intermediate Goods

پیداواری مصروفیت میں اشیا اور خدمات کی پیداوار کی بڑی بھاری مقدار شامل رہتی ہے۔ اگر ہم تمام اقسام کی پیداوار کی قدر کو معلوم کرکے اس کو جمع کرلیں تو دوہری گنتی کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ ضروری ہے کہ تیار اشیا Final Goods اور درمیانی اشیا Intermediate Goods میں فرق کیا جائے کیوں کہ تیار اشیا کی قدر میں درمیانی اشیا کی قدر بھی شامل رہتی ہے اور اس طرح تیار اشیا اور درمیانی اشیا کی گنتی کے نتیجہ میں دوہری گنتی کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ قومی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلہ میں صرف تیار اشیا کی قدر کو جمع کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں، عملی دشواری یہ پیش آتی ہے کہ تیار اشیا اور درمیانی اشیا میں درجہ بندی کس طرح کی جائے۔ مثال کے طور پر اگر ہم کوئلہ کو گھریلو پکوان کے مقاصد کے تحت استعمال کریں تو یہ کوئلہ تیار شئے یعنی Final Good کہلائے گا۔ یہاں اس کی صورت درمیانی شئے کی سی نہیں ہے۔ لیکن جب ہم کوئلہ کو فولاد کی پیداوار میں استعمال کرتے ہیں تو یہاں کوئلہ درمیانی شئے کی حیثیت اختیار کرلیتا ہے۔ لہذا اشیا کی درجہ بندی کے سلسلہ میں تیار اور درمیانی اشیا کی زمرہ بندی کی بجائے ایک اور طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جسے ہم اضافہ قدر کا طریقہ (Vaule Added Method) کہتے ہیں جس میں ہم استعمال کردہ مادی داخلات کی قدر کو تیار پیداوار کی قدر میں سے منہا کردیتے ہیں لہذا "اضافہ قدر" پیداوار کے ایک مخصوص درجہ میں استعمال کردہ عاملین پیدائش کے مجموعہ سے اس درجہ کی تیار پیداوار کی قدر کو ہی پیش کرتا ہے۔ اسی لیے اس درجہ بندی میں قومی آمدنی، لگان، اجرت، سود اور منافعوں کے مجموعہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک حسابی مثال سے اس ترتیب کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ فرض کیجیے کہ روٹی کی پیداوار میں آٹا درمیانی شئے (Intermediate Good) کی طرح استعمال کیا جاتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ آٹا گیہوں سے حاصل ہوتا ہے اضافہ قدر کے طریقہ کے مطابق ہم پیداوار کے تمام مدارج پر غور کرتے ہیں۔ جیسے گیہوں، آٹا اور روٹی اس سلسلہ میں اضافہ قدر ہر درجہ پر معلوم کی جاتی ہے۔ اس طرح اضافہ قدر کا مجموعہ صحیح طور پر تیار پیداوار (Final Product) کا تخمینہ کرتا ہے۔ ذیل کے جدول سے اس تصور کو واضح کیا جاسکتا ہے۔

پیداوار کا مرحلہ	پیداوار کی قدر	درمیانی پیداوار کی لاگت	اضافہ قدر
گیہوں	80	0	80
آٹا	90	80	10
روٹی	200	90	110
جملہ	370	170	200

اس جدول سے یہ ظاہر ہورہا ہے کہ تیار شئے یعنی روٹی کی قدر 200 روپوں کے مساوی ہے اور اس شمار ے کے حصول کے لیے اضافہ قدر پیداوار کے مختلف مدارج کے مجموعہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس مثال میں اضافہ قدر گیہوں کے لیے 80 روپے

آٹے کے لیے 10 روپے اور روٹی کے لیے 110 روپے پر مشتمل ہے ان تینوں اعداد کا مجموعہ 200 روپے ہے جو روٹی کی تیار قدر کے مساوی ہے جو مثال میں 200 روپوں سے ظاہر کی گئی ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

7- اضافہ قدر کے تصور کی تشریح کیجیے ۔

6.7 قومی آمدنی کے تخمینوں کا مختلف مدتوں کے تحت تقابل

Comparison of National Income Estimates Over time

قومی آمدنی ہمیشہ ایک معینہ مدت پر مشتمل ہوتی ہے (یعنی ایک سال کی مدت) اور قیمتیں ہر وقت بدلتی رہتی ہیں ۔ اسی لیے یہ مناسب ہے کہ ایک سال کی قومی آمدنی کا دوسرے سال کی قومی آمدنی کے ساتھ تقابل کیا جائے ۔ جب قیمتوں میں اضافہ کا رجحان ہے تو قومی آمدنی میں اضافہ یا تو قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے یا پیداواری صلاحیت میں اضافہ سے یا ان دونوں عاملین میں اضافہ کی وجہ سے ہوسکتا ہے اس دشواری پر قابو پانے کے لیے قومی آمدنی کے اعداد و شمار کا تخمینہ دو طریقوں سے کیا جاتا ہے ۔ ایک طریقہ میں اس کے حصول کے لیے جاریہ سال کی قیمتوں کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس صورت میں قومی آمدنی کے مجموعہ کو جاریہ قیمتوں کی بنیاد پر قومی آمدنی (National Income at Current Prices) کہا جاتا ہے ۔ دوسرے طریقہ کے تحت اس کا حساب کسی پچھلے سال کو بنیادی سال Base Year منتخب کر کے اس سال کی قیمتوں کے استعمال سے بھی کیا جاتا ہے ایسی صورت میں اس تخمینہ کو استقراری قیمتوں کی بنیاد پر قومی آمدنی (National At Constant Prices) کہا جاتا ہے ۔ بنیادی سال پر تخمینہ کردہ استقراری قومی آمدنی کو ہم حقیقی قومی آمدنی (Real National Income) بھی کہتے ہیں

مختلف مدتوں (برسوں) کے تحت قومی آمدنی کے اعداد و شمار کے تقابل کے لیے حقیقی قومی آمدنی کا حساب ضروری ہوتا ہے ۔ حقیقی قومی آمدنی کے حصول کے لیے جاریہ قیمتوں پر قومی آمدنی کو قیمت کے اشاریہ (Price Index) سے گھٹا کر حاصل کیا جاتا ہے ۔ قیمتوں کا اشاریہ اوسط قیمتوں کے وزن (Weighted Average of Prices) کی بنیاد پر حاصل کیا جاتا ہے اوزان، پیداوار کی اہمیت کے مطابق مقرر کئے جاتے ہیں ۔ فرض کیجیے کہ کسی معیشت میں صرف دو اشیا یعنی غذا اور کپڑے ہی پیدا کئے جاتے ہیں ۔ ہم اس مثالی معیشت میں غذا کے لیے 60 فیصد کے اخراجات اور کپڑے کے لیے 40 فیصد کے اخراجات فرض کرتے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ غذا کی قیمت میں 5 سے 10 روپے تک اور کپڑے کی قیمت میں 15 سے 20 روپے تک اضافہ ہوا ہے ۔ اس مثال میں قیمت کا اشاریہ استقراری بنیادی سال کے لیے کچھ اس طرح حاصل ہوگا ۔

$$0.5 \times 5 + 0.4 \times 15 = \text{Rs. } 9$$

آئندہ سال میں مجموعی قیمت کچھ اس طرح ہوگی

$$0.6 \times 10 + 0.4 \times 20 = \text{Rs. } 14$$

اگر ہم بنیادی سال کی قیمتوں کو یکصد یعنی 100 روپے فرض کرتے ہیں تو جاریہ سال کی قیمت 155.5 ہوجاتی ہے ۔ اسی کو ہم قیمت کا اشاریہ Price Index کہتے ہیں ۔ اگر ہمیں جاریہ قیمتوں پر قومی آمدنی کے اعداد و شمار اور قیمت کا اشاریہ معلوم ہو تو ہم اس کے ذریعہ حقیقی قومی آمدنی کو درج ذیل طریقہ سے معلوم کرسکتے ہیں ۔

$$\text{حقیقی قومی آمدنی} = \frac{\text{زری قومی آمدنی} \times 100}{\text{قیمت کا اشاریہ}} \times 100$$

ذیل کی مثال حقیقی قومی آمدنی کے اخذ کرنے کے طریقے کی تشریح کرتی ہے۔

سال	جاریہ قیمتوں پر خالص گھریلو پیداوار (روپیوں میں)	قیمت کا اشاریہ	استقراری قیمتوں پر (1970-71)خالص قومی پیداوار
1977-71	34,235	100.0	34,235
1980-81	1,04,201	220.71	47,211

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

8- حقیقی قومی آمدنی سے کیامرادہے۔

6.8 قومی آمدنی کے تخمینوں کا دیگر الک کی قومی آمدنیوں سے تقابل

Compaison of National Income E..imates Across Countries

قومی آمدنی کے تخمینوں کا دیگر ممالک کی قومی آمدنیوں سے تقابل کا اہم مقصد یہ جاننا ہوتا ہے کہ کسی ملک کا رہن سہن اور اس کا معیار زندگی کس حد تک دوسرے ملک کے معیار زندگی اور رہن سہن سے مختلف ہے ایسے تقابلی جائزوں کے سلسلہ میں عملی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ایک دشواری تو یہ ہے کہ ہر ملک کی معاشی ساخت اور وسعت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ دیگر یہ کہ مختلف ممالک کے درمیان غیر بازاری مصروفیت کی وسعت اور شمار میں وسیع اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں خود گاڑی چلانا، خود کے گھر کو رنگ و روغن کرنا اپنے فرنیچر کو خود درست کرنا، اپنے کپڑے خود سی لینا ایسے کام ہیں جو گھریلو شعبہ کے افراد انجام دیتے ہیں۔ جب کہ ترقی پذیر ممالک میں جہاں نیم جاگیردارانہ سماجی ساخت ہے یہ خدمات دوسرے انجام دیتے ہیں۔ اختلاف کی تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف کرنسیاں پائی جاتی ہیں اور اس طرح ان کرنسیوں کو عام زری بنیاد پر تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ عام طورپر اس مقصد کے لیے ملک کی سرکاری شرح مبادلہ استعمال کی جاتی ہے لیکن ایسی سرکاری شرح مبادلہ کرنسیوں کی حقیقی شرح مبادلہ قرار نہیں دی جاسکتی۔ ایک متبادل طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ دونوں ممالک کے لیے یکساں قیمتیں استعمال کی جائیں لیکن یہ کام عملی طورپر نہایت دشوار ہے کیوں کہ کوالٹی یا معیار میں بڑا فرق پایا جاتا ہے اور چند اشیا جو بعض ممالک میں پیدا کی جاتی وہ اشیا دوسرے ممالک پیدا ہی نہیں کرتے۔ ان حالات میں تقابلی جائزہ دشوار ترین ہوجاتا ہے۔

6.9 قومی آمدنی اور معاشی فلاح

National Income and Economic Welfare

قومی آمدنی کے مجموعوں کا سب سے اہم فعل معاشی مصروفیت کے لیے تشفی بخش پیمانہ کی فراہمی ہے۔ لیکن اکثر ہم اسے معاشی فلاح کے پیمانہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ایک تصور یہ بھی عام ہے کہ جس معیشت میں عام قومی پیداوار کی مقدار زیادہ ہے اس معیشت میں معاشی فلاح بھی زیادہ ہی ہوگی۔ لیکن یہ طریقہ درست نہیں۔حقیقت میں خام قومی پیداوار میں چند ایسے مدات شامل کئے جاتے ہیں جن کو معاشی پیمانہ سے علحدہ کرنا ضروری ہوتا ہے اور چند مدات خارج کردیئے جاتے ہیں جن کو شامل کرنا چاہیے لہذا کئی قسم کے اعداد کی جمع و تفریق سے معاشی فلاح کا پیمانہ بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر فرصت کی قدر کو خام قومی پیداوار میں شامل نہیں کیا جاتا۔ افراد فرصت کے وقت کو آرام اور سیر و تفریح وغیرہ میں صرف کرکے تسکین حاصل کرتے ہیں ۔ اگر خام قومی پیداوار میں فرصت میں کمی کے نتیجہ میں اضافہ واقع ہوا ہے تو یہ کہنا مشکل ہے کہ قوم کی فلاح میں اضافہ ہوا ہے۔اگر ہم فرصت کو قومی آمدنی میں جمع کرلیں تو اس مشکل سے چھٹکارہ حاصل کرسکتے ہیں ۔

اس طرح فلاح کی پیمائش کے لیے قومی آمدنی میں شامل کئی قسم کی چیزوں کو تخمینے میں نہیں لیا جانا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قومی آمدنی کے تخمینہ کے سلسلہ میں پیداوار کے مضر اثرات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مثلاً صنعتی پیداوار میں اضافہ کے ساتھ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی ، میں اضافہ واقع ہوتا ہے لیکن قومی آمدنی کے تخمینہ میں ان لاگتوں کو علحدہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن مگر جب معاشی فلاح پر غور کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ان لاگتوں کو بھی شامل کیا جائے۔ قومی فلاح کے تخمینہ کے سلسلہ میں بعض ایسی لاگتیں بھی غیر محسوب ہیں جن سے قومی فلاح میں اضافہ نہیں ہوتا مثلاً زیر زمین راستہ کا نظام ، بڑے بڑے شہروں میں بلڈنگ اور وسیع حمل و نقل کے اخراجات وغیرہ۔

6.10 امکانی اور حقیقی آمدنی Potential Versus Actual Income

قومی آمدنی کے تصورات اور تخمینوں کا تعلق صرف حقیقی قومی آمدنی سے ہوتا ہے لیکن قومی آمدنی کا امکانی یا مکمل روزگار کا تصور بھی مساوی اہمیت رکھتا ہے۔ امکانی قومی آمدنی کا تصور مکمل روزگار کے تصور کے ساتھ وابستہ ہے۔ امکانی آمدنی سے مراد وہ آمدنی ہے جب ہم محنت کی طاقت کا بھرپور استعمال اور ملک کی صنعتی صلاحیت سے مکمل استفادہ کررہے ہیں اس صورت میں امکانی آمدنی میں اضافہ کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ جہاں تک مکمل روزگار کے تصور کا تعلق ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک میں سو فیصد روزگار کی صورت حال پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ اکثر اوقات میں محنت کا ایک طبقہ پیشوں کی تبدیلی کے نتیجہ میں اس وقت تک بے روزگار رہتا ہے جب تک کہ اس کو متبادل روزگار نہ مل جائے۔ ایسی صورت حال کو مزاحمتی بے روزگاری (Frictional Unemployment) کہتے ہیں۔ عام طور پر معیشت کے 96% تا 97% محنت کے طبقہ کو روزگار مہیا ہے اور اسی طرح اوسطاً صنعتی پلانٹ میں 90% یا 95% کی حد تک کارکردگی پر عمل ہورہا ہے تو ہم ایسی صورت حال کو مکمل روزگار سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگر تیار پیداوار کے لیے مقدار طلب کم ہے تو حقیقی پیداوار امکانی پیداوار سے کم ہی رہے گی اور کچھ حد تک بے روزگاری بھی پائی جائے گی یعنی بے روزگاری اور صلاحیت کا بھرپور عدم استعمال پایا جائے گا۔ امکانی اور حقیقی قومی آمدنی کے درمیان جو خلاء پایا جاتا ہے۔ وہی کساد بازاری کے پیمانہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

6.11 خلاصہ Summing Up

قومی آمدنی کے تصور کو مجموعی معاشی مصروفیت کے تخمینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بہاؤ تصور ہے جو ایک

دیے ہوئے وقت سے متعلق ہوتا ہے۔ عام طور پر قومی آمدنی کے تخمینہ میں ایک سال پر غور کیا جاتا ہے اضافہ قدر کے تصور کی مدد سے آخری اشیا اور خدمات کی قدر کی پیمائش کی جاتی ہے اور دوہری گنتی سے گریز کیا جاتا ہے۔ قومی آمدنی کے تخمینہ کے تین طریقے ہوتے ہیں یعنی پیداوار کا طریقہ آمدنی کا طریقہ اور خرچ کا طریقہ۔ ان تینوں طریقوں سے قومی آمدنی کے یکساں تخمینے حاصل ہوتے ہیں۔

آمدنی کے کئی تصورات ہیں۔ گھریلو اور قومی تصورات۔خام آمدنی اور خالص آمدنی کے تصورات میں اختلاف کی وجہ سے ان میں فرق پیدا ہوتا ہے ان اختلافات کے نتیجہ میں قومی آمدنی کے اٹھ تصورات سامنے آتے ہیں۔ شخصی اور قابل صرف آمدنی کے مزید دو تصورات ہیں۔ قابل صرف آمدنی کا دار و مدار صرف اور پس اندازی پر ہوتا ہے قومی آمدنی کے تخمینے میں مشکلات درپیش آتی ہیں جو معاشی مصروفیت کی حد بندی، غیر بازاری پیداوار سے نمٹنا اور دوسری گنتی ہیں۔ ہم کو قومی آمدنی کے تخمینوں کا مختلف اوقات میں اور دیگر ممالک سے تقابل کے لیے استعمال کرتے وقت ہوشیار رہنا چاہیے۔ زری آمدنی یا جاریہ قیمتوں پر آمدنی کے برعکس حقیقی آمدنی یا استقراری قیمتوں پر آمدنی کے تصور استعمال کیے جائیں تو مختلف اوقات میں تقابل کیا جاسکتا ہے۔ دیگر ممالک سے تقابل تخمینے کے لیے اختیار کردہ طریقوں کی جانچ اور کرنسی کی شرح مبادلہ کس حد تک حقیقی قوت خرید کی نمائندہ ہے اس کے بارے میں اطمینان کرنے کے بعد ہی کہا جاسکتا ہے۔

6.12 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Questions

I ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں دیجئے۔

1- قومی آمدنی کے تخمینے کے مختلف طریقے بیان کیجیے۔

2- قومی آمدنی کے تجزیہ میں استعمال کردہ آمدنی کے مختلف تصورات کی جانچ کیجیے اور ان کے باہمی تعلقات واضح کیجیے۔

II ذیل کے ہر سوال کا جواب پندرہ (15) سطروں میں دیجیے۔

1- معاشی مصروفیت کا دائری بہاؤ کیا ہوتا ہے؟

2- کس حد تک قومی آمدنی کو معاشی فلاح کے پیمانہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

3- قومی آمدنی کے تخمینہ میں مختلف مدتوں اور دوسرے ممالک سے تقابل کے لیے کس قسم کے رد و بدل ضروری ہوتے ہیں۔ بیان کیجیے۔

4- ذیل کے تصورات کی تشریح کیجیے۔

   1- آمدنی کی بنیاد کا طریقہ اور پیداوار کی بنیاد کا طریقہ

   2- خام قومی پیداوار اور خالص قومی پیداوار

   3- جاریہ اور استقراری قیمتوں پر قومی آمدنی

6.13 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

1. Stone & Stone : National Income Analysis

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * IMC LIBRARY * Hyderabad-34.